www.nafseislam.com

محمد ﷺ مظہر کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدادن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ! ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دورِ زلفِ والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

صفِ ماتم اٹھے، خالی ہو زنداں، ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو! چلو مولی نے در کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کر کے حیرت کا

اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضالِ والا کی
کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خمِ زلفِ نبی ساجد ہے "محراب دو ابرو میں"
کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امت کا

مدد اے جوششِ گریہ بہا دے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کم خوابیِ ہجراں میں ساتوں پردے کم خوابی
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ تربت کا

یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہِ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب تجلی ہائے جاناں سے
کہ چشمِ طور سرمہ ہو دلِ مشتاق رؤیت کا

زبانِ خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے
تڑپنا دشتِ طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا